انّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

نمبر ٹیلیفون ۹۱

رجسٹرڈ نمبر ۳۵

اللّٰہ اکبر

غلام احمد قادیانی

روزنامہ

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ جنوری ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے دس بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دُعا فرماتے رہیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے :۔

جناب سردار عبد الرحمٰن صاحب بی ۔ اے کے فیصلہ کی مسل ۱۵ ۔ جنوری تک چونکہ صدر میں نہ پہونچی تھی ۔ اور آج ۱۶ ۔ کو اتوار کی تعطیل تھی ۔ اس لئے ابھی تک ضمانت کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی جاسکی :۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے سخت خلاف ہے

”یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے ۔ کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے ۔ دُعا سے حاصل ہوتی ہے غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے ۔ کیونکہ یہ مرتبہ دُعا کا اللہ ہی کے لئے ہے جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالےٰ ہی سے سوال نہ کرے ۔ اور اسی سے نہ مانگے ۔ سچ سمجھو ۔ کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں ۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں ۔ یا بیرونی ۔ سب کی سب اللہ تعالےٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے ۔ پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون تک کو اسی انجن کی طاقت عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے ۔ وہ کیونکر اللہ تعالےٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے ۔ اور اپنے آپ کو انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت والارض کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے ۔ جیسے مونہہ سے کہتا ہے ۔ دل سے بھی ادھر کی طرف متوجہ ہو ۔ تو لاریب وُہ مسلم ہے ۔ وُہ مومن اور حنیف ہے ۔ لیکن جو شخص اللہ تعالےٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے ۔ اور ادھر بھی جھکتا ہے ۔ وُہ یاد رکھے ۔ کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے ۔ کہ اس پر وہ وقت آجانے والا ہے ۔ کہ وُہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالےٰ کی طرف نہ جھک سکے ۔“ (تقریر اور خط صفحہ ۱۰)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے متعلق ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے گزشتہ خطبہ جمعہ کے متعلق فرمایا ہے ۔ کہ مساجد میں سب احمدیوں کو جمع کر کے یہ خطبہ سنایا جائے اور ویسے بھی احمدیوں کو جمع کر کے اس خطبہ کو سنا کر ہر فرد تک پہنچایا جائے ۔ تا اس اصلاح کیلئے جس کے لئے جماعت سے عہد لیا گیا ہے ۔ سب احمدی تیار ہو جائیں اس وجہ سے یہ خطبہ زیادہ چھپوایا جائیگا ۔ دوستوں کو بواپسی ڈاک اطلاع دینی چاہیئے کہ کسقدر اس خطبے کی کاپیاں ان کو درکار ہونگی تا جماعت کی ضرورت آسانی سے پوری ہو سکے کم از کم پچیس کاپیاں منگانے والوں سے قیمت فی پرچہ تین پیسے معہ محصولڈاک لی جائیگی دور کی بڑی جماعتیں بذریعہ تار اطلاع دیسکتی ہیں ۔ قیمت فوراً بذریعہ منی آرڈر ارسال کی جائے ۔ یا وی پی کرنیکی اجازت دیجائے زیادہ تعداد میں پرچے منگانے والے احباب کو قیمت میں اور بھی رعایت کی جائیگی کیونکہ ان کو پرچے بذریعہ ریلوے پارسل بھیجے جائینگے اور محصول کم لگیگا ۔

(مینیجر الفضل)

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام توجہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومبر ۱۹۳۶ء اور اس کے بعد جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کے احباب کو ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی تھی ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات اور حالات کو جلد ہی قلمبند کر لیا جائے حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر اخبار میں کئی بار اس کے متعلق اعلان کیا گیا ہے جس پر بعض صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام کے واقعات اور حالات تحریر کر کے ارسال کئے ہیں ۔ مگر ابھی بہت سے صحابہ نے اس کی طرف توجہ نہیں کی ۔ پس احباب اس اہم کام کی طرف جلد اور فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں

صحابی کی تعریف

نظارت ہذا کی طرف سے صحابی کی تعریف حسب ذیل تعین کی گئی ہے

"ہر وہ شخص جس نے احمدی ہونیکی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا یا آپکے کلام کو سنا ہے اور اسے آپ کا دیکھنا یا آپ کے کلام کا سننا یاد ہے ۔"

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۱) سال چہارم کی تحریک جدید کے اعلان پر ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے ۔ کیا اس عرصہ میں آپ نے اپنے فرض کو ادا کر دیا ہے ؟

(۲) تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے ۔ اس تاریخ کے بعد کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائیگا سوائے ان ممالک کے جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے ۔

(۳) مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ سابق بالخیرات ہوتا ہے ۔ پس آپکا صرف یہی فرض نہیں کہ ۳۱ جنوری سے پہلے اپنے وعدہ سے اطلاع دیدیں ۔ بلکہ جسقدر پہلے آپ وعدہ لکھاتے ہیں ۔ اسی قدر زیادہ ثواب کے آپ مستحق بنتے ہیں ۔

(۴) تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کی آخری میعاد ہندوستان کے لئے یکم دسمبر ہے لیکن جو شخص جسقدر پہلے رقم ادا کرتا ہے ۔ اتنا ہی ثواب کا زیادہ مستحق ہے ۔ سوائے اس کے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں معذور ہے ۔

(۵) جسقدر پہلے رقم جمع ہو جائے ۔ اتنا ہی زیادہ اس سے خدمت دین میں فائدہ پہونچ سکتا ہے ۔

(۶) بے شک یہ چندہ اختیاری ہے لیکن یاد رہے ۔ کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے ۔

(۷) دشمن اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے ۔ اسلام اور احمدیت آپ سے ہر ممکن قربانی کا مطالبہ کرتے ہیں ۔ تاریکی کے فرزندوں اور نور کے فرزندوں میں ضرور نمایاں فرق ہونا چاہیئے ۔

(۸) اس تحریک کا ہر شخص کے کان تک پہونچ جانا ضروری ہے ۔ پس یہ بھی ثواب کا کام ہے ۔ کہ آپ اپنے بھائی تک اس کی اطلاع پہونچا دیں ۔ اور اسے اس میں شریک ہونے کی تحریک کریں ۔ جو آپ کی تحریک پر حصہ لیتا یا زیادہ حصہ لیتا ہے ۔ اس کے ثواب میں آپ بھی برابر کے شریک ہوں گے ۔

(۹) خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں ۔ وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے ۔ مگر مبارک ہے ۔ وہ جس کے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دے کہ وہ برکت کو پا گیا ۔ اور رحمت کا وارث ہو گیا ۔

(۱۰) تحریک جدید سال سوم کا بقایا جن افراد یا جماعتوں کے ذمہ ہو ۔ انکو بھی فوری ادائیگی کیطرف توجہ کرنی چاہیئے ۔

خاکسار مرزا محمود احمد

ضرورت محتسب

نظارت امور عامہ میں محتسب کی آسامی خالی ہے ۔ جس کیلئے قابل امیدواروں کی درخواستیں جلد تر مطلوب ہیں ۔ قانون دان اصحاب کو ترجیح دیجائیگی تنخواہ حسب قابلیت ہوگی ۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جن میں قابلیت و تجربہ وغیرہ کا ذکر ہو معہ اسناد متعلقہ پریذیڈنٹ یا امیر

پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کھوکھر

انجمن احمدیہ کھوکھر غربی میں چوہدری محمد حیات صاحب پریذیڈنٹ مقرر تھے لیکن انہوں نے خود بعض مرکزی احکامات کی خلاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۶ھ

احرار کی سول نافرمانی کی حقیقت

کون نہیں جانتا۔ کہ جب مجلس اتحاد نے مسجد شہید گنج کے حصول کے لئے جدوجہد شروع کی۔ تو احرار نے اس کو نہایت زور کے ساتھ روکا۔ اور اس کے رستہ میں ہر قسم کے روڑے اٹکائے۔ اور سول نافرمانی کی تو اس شدت کے ساتھ مخالفت کی۔ کہ ایسا معلوم ہوتا تھا احرار کبھی بھی جیتے جی اس کا نام نہ لیں گے لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد حالات نے ایسا پلٹا کھایا۔ کہ وہی احرار اسی مسجد شہید گنج کے حصول کا واحد ذریعہ سول نافرمانی قرار دے کر جتھے بھیجنے لگ گئے۔ اور آج کل یہی شغل ان کی سب سے زیادہ توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے:۔

اب بھی اگر ان کے مدنظر مسجد شہید گنج کا حاصل کرنا ہوتا۔ تو گو ان کا طریق کار نہایت معیوب اور ان کے اپنے ہی بیانات کے سراسر خلاف ہے۔ تاہم کہا جاسکتا تھا۔ کہ سول نافرمانی کے خلاف انہوں نے جو کچھ لکھا تھا۔ اسے اب وہ غلط سمجھتے ہیں۔ اور حصول مسجد میں کامیابی کا واحد ذریعہ چونکہ سول نافرمانی تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے اس سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ بار بار اعلان کر رہے ہیں۔ کہ ان کے مدنظر مسجد کا حاصل کرنا نہیں۔ بلکہ یونی نسٹ پارٹی کی وزارت کو توڑنا ہے۔ گویا احرار کا یہ اقدام بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور ان کو کمزور کرنے کے لئے ہی ہے:۔

اگرچہ مسٹر مظہر علی اظہر نے اٹھتے ہی یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ پنجاب کی موجودہ وزارت کے متعلق یہ ثابت کرنے کے لئے کہ باوجود اس کے کہ وہ اسلامی وزارت کہلاتی ہے۔ مسجد شہید گنج کے حصول میں وہ نہ صرف مسلمانوں کی امداد نہیں کر سکتی۔ بلکہ روکاوٹ کا باعث بنتی ہے۔ سول نافرمانی شروع کی ہے۔ اور اب پھر کہہ دیا ہے۔ کہ ان کی جدوجہد کا تعلق مسجد شہید گنج سے نہیں۔ بلکہ وزارت پنجاب سے ہے۔ جیسا کہ اس بیان سے ظاہر ہے۔ جو ملک برکت علی صاحب نے اپنی اور مسٹر مظہر علی اظہر کی گفتگو کے متعلق دیا ہے:۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ احرار کا یہ قدم بھی سراسر مسلمانوں کے خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہی غیر مسلم جو یہ سننا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ کہ مسجد شہید گنج مسلمانوں کو ملنی چاہیئے۔ اب احرار پورے زور کے ساتھ حمایت کر رہے ہیں۔ جو بظاہر مسجد شہید گنج پر قبضہ کرنے کے لئے گھروں سے نکلتے ہیں:۔

باوجود ان حالات کے احرار قریباً ایک ماہ سے روزانہ پانچ آدمیوں کا جتھا بھیج رہے ہیں۔ اور بیرونجات میں ان کے جتھے تیار ہوتے۔ اور لاہور آنے کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ عام مسلمانوں میں اس بات کی بہت کمی ہے۔ کہ وہ دوست دشمن میں امتیاز کر سکیں۔ اور دیکھ سکیں۔ کہ جس بات کی انہیں دعوت دی جارہی ہے۔ وہ ان کے لئے نفع مند ہے۔ یا نقصان رساں اس نقص کو دور کرنا دردمند مسلمانوں کا کام ہے۔ مگر افسوس وہ اس بارے میں بہت کوتاہی کر رہے ہیں:۔

رقم شکرانہ اور جماعت احمدیہ

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے جو یہ تجویز پیش فرمائی تھی۔ کہ ۱۹۳۹ء میں جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد مبارک کو پچیس سال ہو جائیں گے۔ اس کے شکرانہ میں جماعت احمدیہ کم از کم تین لاکھ روپیہ حضور کی خدمت میں اس لئے پیش کرے۔ کہ حضور جہاں چاہیں۔ صرف فرمائیں۔ اس کا ذکر کرتا ہوا "آریہ اخبار" پرکاش (۱۶ جنوری) لکھتا ہے:۔

"یہ امر ہمارے لئے قابل رشک ضرور ہے۔ کہ قادیانیوں میں کام کرنے کی کتنی ہمت ہے۔ ایک لاکھ روپیہ تو صرف چودھری صاحب نے اپنے دوستوں سے جمع کر کے بھینٹ (نذر) کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور باقی دو لاکھ کی رقم جماعت کے اراکین جمع کریں گے!!"

جماعت احمدیہ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات سے جس قدر اخلاص رکھتی ہے۔ اور آپ کے وجود باجود کو خدا تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت سمجھتی ہے۔ اس کے لحاظ سے امید ہی نہیں۔ بلکہ یقین ہے کہ خدا کی راہ میں دوسری مالی قربانیاں کرنے کے باوجود وقت مقررہ تک تین لاکھ سے بھی زائد رقم فراہم کر کے پیش کر سکے گی۔ انشاء اللہ۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ اس تحریک کو وضاحت اور عمدگی کے ساتھ ہر ایک احمدی مرد و عورت کے کان تک پہنچا دیا جائے۔ اور پھر وصولی کا باقاعدہ انتظام کیا جائے:۔

"ہندو" کی تعریف

ہندو دھرم کچھ ایسے متضاد خیالات اور مختلف عقائد کے مجموعہ کا نام ہے کہ آج تک ہندو اپنا سارا زور صرف کر دینے کے باوجود کوئی ایسی جامع مانع تعریف نہیں کر سکے۔ جو "ہندو" پر پوری طرح حاوی ہو۔ کچھ عرصہ ہوا۔ ہندو مہا سبھا نے "ہندو" کی یہ تعریف کی تھی کہ "جو ہندوستان میں پیدا شدہ کسی مذہب کا پیرو ہو" لیکن اسے بھی مکمل نہیں سمجھا گیا۔ چنانچہ اب کے مسٹر ساورکر صدر ہندو مہاسبھا نے اپنی صدارتی تقریر میں ہندو کی ایک نئی اور بخیال خویش جامع تعریف کی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جو کوئی بھی سندھ سے لیکر سمندر تک پھیلی ہوئی اس بھارت بھومی کو اپنا وطن مانتا اور اسے مقدس سرزمین سمجھتا ہے۔ وہ ہندو ہے:۔

کوئی عجیب نہیں اگر تھوڑے ہی عرصہ بعد اس تعریف میں بھی تغیر و تبدل کرنا پڑے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ ہندو دھرم میں ہندو کی کوئی تعریف ہی نہیں پائی۔ اور ہندو صاحبان ادھر اُدھر ہاتھ مارتے رہتے ہیں:۔

نو ماہ میں ایک درجن مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات

پنجاب اسمبلی کے ۱۴ جنوری کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ جب سے موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی ہے۔ اس وقت سے اب تک ان مقامات پر فسادات ہو چکے ہیں۔ (۱) کوٹ فتح خاں ضلع اٹک (۲) پھروہ (۳) زرلیش۔ (۴) آلہ ضلع گجرات (۵) ادجینہ۔ (۶) ریواڑی۔ ضلع گوڑگانواں (۷) امرتسر (۸) جنڈیالہ شیر خان (۹) جھبیور کوٹلی (۱۰) خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ (۱۱) بہادر ضلع کرنال (۱۲) سانگھی ضلع رہتک (۱۳) گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور۔ گویا ۹ ماہ کے عرصہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی امتیازی حیثیت

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جلسہ سالانہ پر مندرجہ بالا عنوان پر جو تقریر فرمائی۔ اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے۔

سورۃ تکویر جس سے میں نے ابتدائے تقریر میں چند آئتیں پڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے پانچ امتیازات بیان کئے تھے۔ اس میں اللہ تعالےٰ آئندہ آنے والے زمانہ کے حالات کا نقشہ مختصر الفاظ میں مگر پوری تفصیلات کے ساتھ کھینچتے ہوئے فرماتا ہے۔ فلا اقسم بالخنس الجوار الکنس واللیل اذا عسعس والصبح اذا تنفس انہ لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین وما صاحبکم بمجنون ولقد راٰہ بالافق المبین وما ھو علی الغیب بضنین وما ھو بقول شیطٰن رجیم فاین تذھبون۔

تین چیزوں کی شہادت

ان آیات میں تین چیزوں کی شہادت پیش کی گئی ہے۔ اس بات کے ثبوت میں انہ لقول رسول کریم۔۔ الآیۃ کہ یہ رسول کریم کی پیشگوئی ہے۔ جو اپنے اندر کامل تعین و وضاحت اور غایت درجہ وسعت رکھتی ہے۔ اول الخنس الجوار الکنس دوم واللیل اذا عسعس سوم والصبح اذا تنفس یہ الخنس کیا ہیں۔ اور ان کی شہادت کس قسم کی ہے۔ اور واللیل اذا عسعس سے مراد کون سی رات ہے۔ جو گواہی دینے والی ہے۔ اور اس کی گواہی کی کیا نوعیت ہے۔ اور یہ الصبح اور اس کے آرام اور اطمینان کا سانس لینے سے کیا مراد ہے۔ اور اس کی کیا شہادت ہے جب تک ان تین باتوں کا علم نہ ہو جائے یہ الفاظ ہمارے لئے ایک معمہ ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے جن امتیازات کا بعد میں ذکر کیا گیا ہے وہ سب محتاج بیان و ثبوت رہ جاتے ہیں۔ الخنس جمع ہے۔ خانس اور خانسۃ کی۔ عربی میں کہتے ہیں خنس الفرس۔ لیستقیم فی حضرہ ثم یخنس کانہ یرجع القہقری (لسان العرب) گھوڑا اسید ھا دوڑتے ہوئے یکدم ٹھہر گیا۔ اور پھر اس نے الٹے پاؤں چلنا شروع کر دیا۔ ان معنوں کے اعتبار سے اکثر مفسرین نے اس سے مراد وہ ستارے لئے ہیں۔ جو اپنے آخری برج پر پہنچکر (کرات راجعۃ الی اولہ) پھر واپس لوٹتے ہیں۔ قرآن مجید نے الخنس کی خود تشریح کی ہے۔ الجوار چلنے والے۔ الکنس (جمع کانس وکانسۃ کی) جو چلتے چلتے ٹھہر جائیں اور چھپ جائیں ثم ینصرف راجعًا۔ پھر واپس لوٹیں خنوس اور کنوس دونوں رجعت قہقری کو کہتے ہیں۔ لیکن کنوس میں عارضی طور پر چھپنے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے پس لغت کی رو سے۔ نیز قرآن مجید کی اپنی تشریح کے مطابق فلا اقسم بالخنس کے یہ معنے ہیں کہ میں قسم کھاتا ہوں ان اشخاص کی جو صراط مستقیم پر چلتے چلتے الٹے پاؤں لوٹیں گے (یقف فیہ ولیستدبر ثم ینصرف راجعًا) ٹھہر جائیں گے۔ پھر مڑیں گے۔ اور مڑ کر اپنا راستہ دوبارہ اختیار کریں گے ان کی رجعت قہقری کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تاریک رات چھا جائیگی اور جب دوسری بار لوٹ کر صراط مستقیم پر چلیں گے۔ تو اس دوسری سیر کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ رات ہٹ جائیگی اور اس کے ہٹنے کے بعد صبح نمودار ہوگی اور اطمینان کا سانس لے گی عسعس کے معنے رات کا اپنی تاریکی اور اپنے تمام خطروں کے ساتھ آنا اور پھر اپنی تاریکی اور خطروں سمیت لوٹ جانا گویا الجوار الکنس کی دو حالتیں ہیں ایک حالت یہ ہے۔ کہ صراط مستقیم پر چلتے چلتے اسے چھوڑ کر الٹے پاؤں لوٹنا اور پوشیدہ ہو جانا اس حالت کے ساتھ یہ حادثہ عظیم برپا ہوگا۔ کہ سورج لپیٹ لیا جائے گا۔ اور ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ تاریکی پھیل جائے گی اور اس تاریکی کے بیچوں بیچ ایک حیرت انگیز تمدن کی بنیاد ڈالی جائے گی جس کی پانچ بڑی بڑی علامتیں ہوں گی۔ اور جب الخنس پھر اپنے سیدھے راستے پر عود کریں گے۔ تو ان کی اس عودت کے ساتھ ایک دوسرا حادثہ عظیم برپا ہوگا۔ جس کے نتیجہ میں رات معہ اپنے خطروں کے دور ہو کر والصبح اذا تنفس۔ صبح آرام اور اطمینان کا سانس لیگی ان دو مختلف حالتوں کے بالمقابل رات کی دو مختلف کیفیتوں کے ظاہر کرنے کیلئے لفظ عسعس اختیار کیا گیا ہے۔ جس کے دو معنے ہیں۔ رات کا معہ اپنے خطروں کے لوٹ جانا۔

تین عظیم الشان پیشگوئیاں

دنیا کے عظیم الشان حادثوں کے پیش نظر یہ تین عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں ایک یہ کہ ایک قوم صراط مستقیم پر چلتے چلتے ٹھہر جائیگی اور الٹے پاؤں لوٹے گی جس سے سورج لپیٹا جائیگا۔ دوسرے یہ کہ وہ دوبارہ لوٹیگی اور صراط مستقیم پر چلیگی جسکا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ رات کی تاریکیاں کافور ہو جائیں گی۔ اور اس کے بعد ایک تیسرا دور شروع ہوگا جبکہ صبح اطمینان کا سانس لیگی۔ یہ تینوں باتیں اپنی تفصیلات کے ساتھ پوری ہو کر اس بات کا ثبوت دیں گی۔ کہ انہ لقول رسول کریم۔۔۔۔ ذکر للعالمین لمن شاء ان یستقیم وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔ یہ وہ مجمل حدود ہیں۔ رسول کریم کی اس عظیم الشان پیشگوئی کی جس کی تفصیلات کے سمندر میں آپ کو میں لے جانا چاہتا ہوں تا آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں کس قسم کا نمایاں اور جلالی امتیاز اپنے ساتھ رکھتی ہیں۔ میں ان تفصیلات کے بیان کرنے میں دور و نزدیک کی تاویلوں سے کام نہیں لوں گا۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ہی محفوظ نوشتوں کا ایک بہت بڑا لپیٹا ہوا دفتر کھول کر صرف اسے پڑھوں گا۔ اور کوئی ایک حرف بھی اپنی طرف سے اس میں نہیں بڑھاؤنگا ایک لپیٹی ہوئی چیز کو کھولتا چلا جاؤں گا۔ یہاں تک کہ وہ ساری کھل جائے۔

عظیم الشان حوادث کا زمانہ

یہ آئتیں جنکی میں نے عربی زبان کی لغت کے اعتبار سے مختصر سی تشریح کی ہے سورۃ تکویر کی ہیں۔ تکویر کے معنے بھی لپیٹنے کے ہیں۔ اس میں مذکورہ بالا تین عظیم الشان حوادث کے زمانہ کا نقشہ بھی کھینچا گیا ہے۔ اور اس زمانہ کے کچھ نشانات بتلائے گئے ہیں۔ ان پیشگوئیوں کی تفصیلات پیش کرنے سے پہلے میں انہیں بھی پڑھے دیتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت واذا الجبال سیرت واذا العشار عطلت واذا الوحوش حشرت واذا البحار سجرت واذا النفوس زوجت واذا الموءدۃ سئلت بای ذنب قتلت واذا الصحف نشرت واذا السماء کشطت واذا الجحیم سعرت واذا الجنۃ ازلفت علمت نفس ما احضرت جب سورج لپیٹا جائیگا۔ اور ستارے دھندلے ہو جائینگے اور پہاڑوں کو چیر کر آنے جانے کیلئے راستے بنائے جائیں گے۔ اور اونٹنیاں بے کار کر دی جائیں گی۔ اور جنگلی قومیں اکٹھی کی جائیں گی۔ اور جب شہرو دیہات کی آبادی بڑھائی جائے گی۔ اور جب سمندروں کو آمدو رفت کا ذریعہ بنایا جائے گا۔

اور جب لوگوں کے آپس میں تعلقات قائم کئے جائیں گے۔ اور جب زندہ درگور قوموں کے متعلق سوال اٹھایا جائے گا۔ کہ کس ناکردہ گناہ کی وجہ سے انہیں ہلاک کیا گیا۔ اور جب مطبوعات کی عام نشر و اشاعت ہوگی۔ اور جب آسمان کا پردہ ہٹایا جائیگا اور جہنم بھڑکایا جائے گا۔ اور جنت بھی قریب کر دی جائے گی۔ تب نفسِ بشری کو علم ہوگا کہ کیا کچھ طاقتیں اس نے اپنے اندر پوشیدہ رکھی ہوئی ہیں۔ اور کیا ہی حیرت انگیز تمدن اس نے قائم کیا ہے۔ احضر عربی زبان میں دونوں معنی دیتا ہے۔ حضارۃ تمدنی حالت کو۔ اور بداوۃ غیر تمدنی حالت کو کہتے ہیں۔ قطامی جو مشہور قدیم شعراء میں سے ہے۔ کہتا ہے۔ ؎

فمن تکن الحضارۃ اعجبتہ
فای رجال بادیۃ ترانا

یعنی اگر کسی کو اپنے تمدن پر ناز و غرور ہے۔ تو ہم بھی کوئی غیر متمدن لوگ ہیں۔

پس مَا اَحْضَرَتْ کے معنے ہیں کیا ہی حیرت انگیز تمدن اس نے قائم کیا ہے۔ حرفِ مَا یہاں تعجب اور حیرت پر دلالت کرتا ہے۔ اور یہ آیت یعنی عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ۔ گویا بیت القصید ہے۔ اور جواب ہے اس حرفِ شرط کا۔ جس سے سابقہ آیتوں میں سے ہر ایک آیت شروع ہوتی ہے غرض یہ آیت غیر مبہم اور واضح الفاظ میں ایک حیرت انگیز تمدن کے قائم ہونے کی پیشگوئی اپنے اندر رکھتی ہے جس کی علامتوں میں سے ایک بڑی علامت یہ ہے۔ کہ اقوامِ عالم کے درمیان پہاڑوں۔ اور سمندروں کی روکیں اٹھا دی جائیں گی۔ اور نئی سے نئی سواریوں اور دیگر وسائلِ نقل و حرکت کے ذریعے سے ان کے تعلقات ایک دوسرے سے قائم ہوں گے۔ اور دوسری بڑی علامت یہ ہے۔ نشر و اشاعت کا زمانہ ہوگا۔ تیسری علامت یہ ہے۔ کہ جانگلی اور پسماندہ اقوام کے لئے تمدن و ترقی کے سامان بہم پہونچائے جائیں گے۔

چوتھی علامت یہ ہے۔ کہ علمی انکشافات اور چھان بین میں انسان یہاں تک ترقی کرے گا۔ کہ وہ آسمانی کائنات سے بھی پردہ اٹھا کر دیکھے گا۔ کہ اس کے اندر کیا کچھ ہے۔ پانچویں علامت یہ ہے۔ کہ اس حیرت انگیز تمدن کے اندر سے ہی انسان کے ہلاک کرنے کے لئے خطرناک سے خطرناک وسائل دہکتے ہوئے جہنم کی شکل و صورت میں نمایاں ہونگے۔ اور نہایت درجہ راحت و آرام کے سامان بھی پیدا ہونگے۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا اَحْضَرَتْ۔ اور بہ یک وقت یہ متضاد نظارے دیکھ کر انسان دنگ رہ جائے گا۔ کہ یہ کیا تمدن ہے۔

سورج کے چھپنے اور تاروں کے ماند پڑنے سے مراد

اس تمدن کی ابتداء کب ہوگی۔ اس کے متعلق خداتعالیٰ فرماتا ہے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔ جب سورج لپیٹا جائے گا وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ اور جب ستارے دھندلے پڑ جائیں گے سورج کے لپیٹے جانے۔ اور ستاروں کے دھندلا ہونے سے اس ظاہری عالم شمسی کی تباہی مراد نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اس نظام عالم کی تباہی کے ساتھ کسی قسم کا بھی انسانی تمدن دنیا میں ایک لمحہ کے لئے قائم نہیں ہوسکتا۔ چہ جائیکہ وہ حیرت انگیز تمدن قائم ہو۔ جس کی پانچ بڑی بڑی علامتیں ابھی بیان کی گئی ہیں۔ سورج کے چھپنے۔ اور ستاروں کے ماند پڑنے سے نہ شہر و قصبات کی آبادی ممکن ہے۔ اور نہ کوئی نشر و اشاعت کا سلسلہ قائم ہوسکتا ہے بلکہ نظامِ عالم کے تہ و بالا ہونے کی صورت میں کسی تمدن کے قائم ہونے کا سوال ہی کیا۔ اس لئے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ کے ایسے معنے کرنے ہوں گے۔ جو ان آیتوں کے سیاق و سباق کے مطابق اور الہامی اسلوبِ بیان کے موافق اور قرآن مجید کے طرزِ بیان کے عین مناسب و شایاں ہوں۔

انجیل میں بھی اس قسم کی ایک پیشگوئی بایں الفاظ بیان کی گئی ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام دجال کے متعلق حضرت دانیال علیہ السلام کی پیشگوئی کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"پس جب تم اس ویران کرنے والی مکروہ چیز کو جس کی خبر دانی ایل نبی نے دی۔ پاک جگہ (یعنی بیت المقدس) میں کھڑے دیکھو گے۔ ..... اس وقت ایسی بڑی مصیبت ہو گی۔ کہ دنیا کے شروع سے اب تک کبھی نہیں ہوئی۔ بلکہ کبھی نہ ہو گی۔ ...... ان دنوں کی مصیبت کے بعد فوراً سورج اندھیرا ہو جائے گا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا اور ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمان کی قوتیں ہل جائیں گی۔ تب ابن آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا۔ اور اس وقت زمین کے سارے گھرانے چھاتی پیٹیں گے۔ اور ابن آدم کو بڑی قدرت و جلال کے ساتھ آسمان کی بدلیوں میں آتے دیکھیں گے۔" (متی باب ۲۴)

اس پیشگوئی میں بھی یہ مراد نہیں۔ کہ سچ مچ یہ ظاہری سورج تاریک ہو جائے گا۔ اور یہ ظاہری ستارے گر جائیں گے۔ ایسی حالت میں ابن آدم کا آنا اور لوگوں کا اُسے آتے دیکھنا ناممکن ہے۔ بلکہ ان کا زندہ رہنا محال۔

غرض یہ طرز کلام اور اسلوب تعبیر قدیم سے الہامی پیشگوئی سے مخصوص ہے انبیاء کا تعلق روحانی عالم سے ہے۔ اور ان کا سورج اور ان کے ستارے بھی اسی روحانی عالم سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اور جب وہ ان کے اندر کسی تغیر و انقلاب کا ذکر کرتے ہیں۔ تو اس کے لئے بھی بظاہر الفاظ وہی استعمال کرتے ہیں۔ جو ہم اس دنیا کے تغیر و انقلاب کے متعلق:۔ پس سورج کا لپیٹ دیا جانا۔ اور ستاروں کا ماند پڑنا۔ ایک استعارہ اور مجاز ہے جس سے یہ مراد ہے۔ کہ انوارِ اسلامیہ جن کا مصدر و منبع وحیِ ربانی ہے۔ عارضی طور پر پوشیدہ ہو جائیں گے۔ اور علماء اسلام بگڑ جائیں گے۔ قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بوجہ ان انوار الٰہیہ کے جو آپ پر نازل ہوئے۔ اور جن کا آپ دائمی مہبط و مظہر قرار دیئے گئے۔ اور جو آپ کے ذریعے سے تمام اکناف عالم میں چمکے۔ سورج قرار دیا گیا ہے۔ اور علماء اسلام کو جو ان انوار کو قبول کرنے اور انہیں دوسروں تک پہونچانے والے ہیں۔ قمر اور نجوم سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انوار الٰہیہ میں ذاتاً کوئی فرق آنے والا نہ تھا۔ اس لئے عین حق و حکمت کے ساتھ تکویر یعنی لپیٹنے کا لفظ اختیار کیا گیا۔ مگر علماء کی ذات میں بگاڑ پیدا ہونا تھا۔ اس لئے ان کے لئے لفظِ کدورت اختیار کیا گیا ہے جس کے معنے میل پیدا ہونے کے ہیں۔ اور یہ دونوں لفظ از خود دلالت کرتے ہیں۔ کہ ظاہری سورج کا لپٹنا اور ظاہری ستاروں کا گدلا پن یہاں مقصود بالذات نہیں۔ بلکہ وہ انقلاب مراد ہے جس میں وحی الٰہی کے انوار پوشیدہ ہونے اور علماء بگڑنے والے تھے۔

سورۂ انبیاء کے آخر میں دجالی تمدن کے قیام کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید الفزع الاکبر۔ یعنی بہت بڑی گھبراہٹ کی خبر دینے کے بعد فرماتا ہے۔ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَاءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ۔ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فَاعِلِیْنَ۔ یعنی اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے جس طرح دفتر نوشتوں کو لپیٹتا ہے۔ جیسے ہم نے پیدائش کی ابتداء کی ویسے ہی اس کی دوبارہ پیدائش کریں گے۔ یہ وعدہ ہمارے ذمہ ہو چکا۔ ہم نے اسے ضرور پورا کرنا ہے

ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون۔ ان فی ھذا لبلاغاً لقوم عابدین۔ وما ارسلناک الا رحمۃً للعالمین۔ قل انما یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد فھل انتم مسلمون۔ فان تولوا فقل اذنتکم علی سوآء وان ادری اقریب ام بعید ما توعدون۔ انہ یعلم الجھر من القول ویعلم ما تکتمون۔ وان ادری لعلہ فتنۃٌ لکم ومتاع الی حین۔ قال رب احکم بالحق وربنا الرحمٰن المستعان علی ما تصفون۔

(آخری رکوع۔ سورہ انبیاء)

ان آیتوں میں بھی وہی پیشگوئی ہے۔ جو سورۃ تکویر میں ہے جیسے اس میں ایک فتنے اور ایک نئے تمدن کے قیام کا ذکر ہے۔ اس میں بھی ایک فتنے اور نئے تمدن کے قیام کا ذکر ہے۔ سوائے اس کے کہ سورہ انبیاء میں بجائے سورج کے لپٹنے کے آسمان کے لپیٹے جانے کی خبر ہے۔ جس سے آسمانی وحی اور اس کے صحیفوں کا لپیٹا جانا مراد ہے۔ نہ کہ نظام سماوی کا تہ و بالا کیا جانا۔ نیز جس طرح سورہ تکویر میں یہ تبلایا گیا ہے کہ نئے سرے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا اعادہ ہوگا۔ اسی طرح سورہ انبیاء کی ان آیتوں میں ان انوار کے دوبارہ قائم کئے جانے کی پیشگوئی ہے۔ جس سے سارے جہاں کی قومیں مستفیض ہوں گی۔

اس وقت میں سورہ انبیاء کی محولہ بالا آیتوں کی تشریح نہیں کرنا چاہتا بلکہ صرف یہ تبلانا مقصود ہے۔ کہ وحی الٰہی کے وہ انوار جو کہ خاتم الانبیاء کے ذریعہ سے اپنے پورے جلال کے ساتھ چمکے تھے۔ ان کے لئے یہ پہلے سے ہی مقدر تھا۔ کہ وہ ایک وقت کے لئے پوشیدہ ہو جائیں۔ اور پھر ایک زمانہ کے بعد دوبارہ چمکیں۔ اور دنیا کے اندھیروں اور اس کی مصیبتوں کو دور کر کے بنی نوع انسان کے لئے ایک ایسی صبح نمودار کریں۔ کہ جس میں سارے جہاں کی قومیں امن و اطمینان کا سانس لیں۔ یہ خلاصہ ہے۔ سورۃ تکویر کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا جس کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ . . . الآیۃ

افقِ مبین پر سرورِ عالم نے کیا دیکھا

وہ کیا چیز ہے۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افقِ مبین پر کھڑے ہو کر دیکھی۔ وہ انوارِ الٰہیہ کا پوشیدہ ہونا۔ علماء کا بگڑنا۔ صحرائے عرب کی اونٹنیوں کا بیکار ہونا۔ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارِ امانت کو اکنافِ عالم میں پہنچایا تھا۔ اور پھر اس کے لئے نئی نئی سواریوں کا پیدا ہونا وحشی اقوام کا متمدن بننا۔ اجڑی ہوئی بستیوں اور ویرانوں کی آبادی۔ سمندروں اور پہاڑوں کی روکوں کا دور ہونا۔ پسماندہ اور خانہ بدوش اقوام کی اصلاح۔ سلسلہ نشر و اشاعت کا قیام اور علوم کی غایت درجہ ترقی کو دیکھا۔ اور اس کے ساتھ جہنم بھی دیکھی اور جنت بھی۔ اور حیرت انگیز تمدن کو ملاحظہ فرمایا۔ اور یہ نظارہ بھی دیکھا۔ کہ کچھ ستارے ہیں جو خطِ مستقیم پر چلنے کے لئے پھر واپس لوٹ رہے ہیں۔ جن کے واپس لوٹنے پر رات اپنی تاریکیوں اور خطروں کے ساتھ ہٹ گئی۔ اور اس کے بعد صبحِ صادق نے آرام اور اطمینان کا سانس لیا اور یہ بھی دیکھا۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں آخر مانی گئیں اور آپ اپنے فرائض کی ادائیگی میں امین ٹھیرے اور تمام اقوامِ عالم کے لئے رحمت کا باعث بنے۔ یہ سارے نظارے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو افقِ مبین پر کھڑا کر کے پوری تعیین کامل وضاحت اور ان کی تمام جزئیات کے ساتھ دکھلائے گئے۔ اور ایسے طور سے ان کا وقوع مقدر ہوا۔ کہ قیاسِ بشری اور انسانی عقل و فکر اس تک پہنچنے سے عاجز و قاصر ہے۔ یہ وہ مضمون ہے سورۃ تکویر کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کی حیثیت کو نمایاں کرتا ہے۔ اور ان کی تفاصیل میں میں آپ کو لے جانا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک ایک پیشگوئی پوری شرح و بسط اور اپنی علامتوں کے ساتھ قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اسی سورۃ میں کہا گیا ہے۔ کہ آپ نے ان آئندہ آنے والے واقعات کو اپنی آنکھ سے اُفقِ مبین پر کھڑے ہو کر دیکھ لیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ آپ نے اُن دیکھے ہوئے واقعات کا نقشہ بھی اپنے الفاظ میں کھینچا ہو۔ اور یقیناً جیسا قرآن مجید نے ان پیشگوئیوں کی تفصیلات کو بیان کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اُن کے بیان کرنے میں کسی قسم کی کمی نہیں کی۔ بلکہ اجزاء پیشگوئی سے ہر ایک جز کی تفصیل ہمارے سامنے قبل از وقت رکھ دی ہے۔ پوری وضاحت اور کامل تعیین کے ساتھ یہاں تک کہ یہ بھی بتایا کہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا سلسلہ کس زمانہ میں شروع ہوگا۔ کیونکر شروع ہوگا۔ کتنے عرصہ تک رہیگا۔ اور کب اور کیونکر ختم ہوگا۔

ایک اعتراض کا جواب

پیشتر اس کے ان تفاصیل کو یکے بعد دیگرے بیان کروں۔ ایک اعتراض کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ میں نے ابھی کہا تھا۔ کہ میں اس عظیم الشان پیشگوئی کے بیان کرنے میں کسی تاویل سے کام نہیں لوں گا۔ مگر اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت کی تشریح کرتے ہوئے۔ اس کو استعارہ اور مجاز کے لباس میں دکھلایا ہے۔ جو چیز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افقِ مبین پر کھڑے ہو کر دیکھی تھی۔ اس کے متعلق عام بیانات واضح ہونے چاہییں۔ پس اس استعارہ اور مجاز کا کونسا محل و مقام تھا دراصل یہ پیشگوئی سابقہ انبیاء علیہم السلام نے کی تھی۔ جن میں سے ایک حضرت مسیح علیہ السلام بھی ہیں۔ اور جیسا کہ میں ابھی انجیل کی پیشگوئی کا حوالہ دیکر تبلا چکا ہوں۔ کہ اس میں سورج کے تاریک ہونے وغیرہ کا استعارہ اختیار کیا گیا تھا۔ اس لئے قرآن مجید نے بھی اُسی پیشگوئی کا حوالہ اپنے الفاظ میں دیتے ہوئے۔ اس کے واقع ہونے کی کیفیتوں کو کھلے الفاظ میں بیان کیا ہے چنانچہ اس کے بعد کسی قسم کا استعارہ یا مجاز استعمال نہیں کیا گیا۔ بلکہ کھلے کھلے الفاظ میں آنے والے واقعات تبلائے گئے ہیں۔ اور ان میں سے الخنس الجوار الکنس کی پیشگوئی بھی استعارہ اور مجاز کی صورت میں نہیں ہے۔ بلکہ صاف واضح الفاظ ہیں۔ الجوار الکنس۔ وہ نفوس جو چلتے چلتے ٹھہر گئے تھے۔ اور اپنا سیدھا راستہ چھوڑ کر الٹے پاؤں واپس اپنے ان بلوں میں جا چھپے تھے۔ جہاں سے وہ پہلے نکلے تھے۔ الخنس وہ دوبارہ اپنے قدموں کے نشان پر لوٹیں گے۔ اور صراط مستقیم پر چلیں گے۔ فلا اقسم بالخنس اور میں ان دوبارہ لوٹنے والی ہستیوں کی قسم کھاتا ہوں۔ کہ ان کے واپس آنے اور دوبارہ راستہ اختیار کرنے کے ساتھ اس رات کی تاریکیاں دور ہوں گی۔ جس کے واقعہ ہونے کے متعلق صُحُف سابقہ کی پیشگوئیاں معرض التوا میں تھیں۔ اور صبح صادق طلوع کریگی۔ اور جس ابن آدم کے متعلق پہلی پیشگوئیوں میں کہا گیا تھا کہ اسے اپنے قدرت و جلال کے ساتھ آتے ہوئے سب دیکھیں گے وہ یہ ہی رسول کریم ہے۔ جو ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ۔ وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ۔ وَلَقَدْ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ وَمَا ھُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ فَاَیْنَ تَذْھَبُوْنَ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ اَنْ یَّسْتَقِیْمَ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔

غرض سابقہ انبیاء کی پیشگوئیوں میں بوجہ استعارہ و مجاز کے جو ابہام و اشتباہ تھا۔ اس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھلے کھلے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے اپنی ذات کے متعلق ان پیشگوئیوں کو مخصوص تبلایا۔ اور ان کو اس وضاحت اور خوبی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کہ ہمارے لئے اس کے بارے میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔

(وقت ختم ہو جانے کی وجہ سے تقریر ناتمام رہی۔)

غیر مبایعین کا بے اصولاپن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوۃ کے متعلق شواہد عقلی و نقلی کا انکار

(از میاں محمد سعید صاحب سعدی۔ لاہور)

(۴)

جہاں تک ممکن ہے۔ اس بات کو نہایت واضح طور سے بیان کیا جاچکا ہے۔ کہ غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے نبی ہونے کے متعلق قرآن شریف اور احادیث نبویہ کی صریح شہادت کا اپنے انوکھے بے اصولاپن کی لہر میں آکر نہایت بے دردی اور بیدردی سے انکار کیا ہے۔ پھر بتایا جاچکا ہے۔ کہ لغت مجازی کی آڑ لے کر کوئی صحیح العقل انسان حضرت احمد قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہوئے آپ کی نبوۃ حقہ منصوصہ کا انکار نہیں کرسکتا۔

الغرض جہاں تک حقایق اور کسی شے کی قطعیت کو ثابت کیا جاسکتا ہے ہم نے بفضلہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منصباً حقیقی نبی ہونے پر یقینی ثبوت مہیا کردئے ہیں کاش کوئی اس سے فائدہ اٹھانے والا ہو۔

باقی رہا غیر مبایعین کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض غیر نبی محدث یا مجدد قرار دینا۔ سو یہ بات از سرتاپا غلط ہے۔ اس کا ثبوت نہ تو قرآن شریف سے ملتا ہے۔ نہ احادیث نبویہ سے۔ نہ کتب سابقہ سے۔ اور نہ ہی خدا تعالےٰ کی اس تازہ وحی سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر نازل ہوئی۔ اور جو اپنی ذات میں یقینی اور قطعی کلام الہٰی ہے۔

پس غیر مبایعین کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو صرف محدث اور مجدد قرار دینا اور آپ کی نبوۃ حقہ جو کہ منصوصہ موعودہ اور مشہودہ ہے۔ کا انکار کرنا بکلی غلط ہے۔

ہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مجددیت و محدثیت پر جو بھی قرآنی آیات سے استدلال فرمایا ہے وہ سب آیات قرآنیہ حقیقی معنوں والے انبیاء علیہم السّلام پر صادق آتی ہیں۔ نہ کہ کسی غیر نبی مجدد اور محدث پر۔ اور چونکہ دلائل کی مساوات سے مدلول کا مساوی ہونا لازمی امر ہوا کرتا ہے۔ ورنہ دلیل کا دعوے پر منطبق ہونا باطل ٹھہرتا ہے۔ اس لئے یہ تو بکلی ناممکن اور محال امر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بقول غیر مبایعین دعوے میں تو غیر نبی (مجدد اور محدث) ہوں۔ اور دلیل میں حقیقی نبی (مجدد و محدث) ہوں۔

پس لامحالہ یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ آپ کی مجددیت و محدثیت یقیناً عین نبوۃ ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں آپ کی مجددیت و محدثیت نبیوں والی مجددیت و محدثیت ہے۔ غیر نبیوں والی مجددیت و محدثیت قطعاً نہیں۔ آپ نبی مجدد تھے۔ نبی محدث تھے۔ نبی امام تھے نبی حکم تھے نبی مسیح تھے۔ نبی مہدی تھے غرض ہر اعتبار اور ہر پہلو میں منصباً کامل اور حقیقی نبی تھے۔

نقلی طور سے غیر مبایعین کا بے اصولاپن ثابت کیا جاچکا ہے۔ عقلی طور سے ثبوت ملاحظہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
"ایک دفعہ عالم کشف میں جو گو یا بیداری کا عالم تھا... مسیح نے اپنی فروتنی اور محبت سے میرے پر ظاہر کیا۔ کہ وہ میرا بھائی ہے۔ اور میں نے محسوس کیا کہ وہ میرا ایک بھائی ہے۔ تب سے میں اس کو اپنا ایک بھائی سمجھتا ہوں۔ سو جو کچھ میں نے دیکھا۔ اس کے موافق میرا یہی عقیدہ ہے۔ کہ وہ میرا بھائی ہے۔"
(خط بنام ڈوئی۔ مکتوبات احمدیہ حصہ سوم صفحہ ۱۱۸)

پھر فرمایا:۔
"میں اور مسیح روحانیت کے رو سے ایک جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اس لئے میرا آنا اسی کا آنا ہے۔ جو مجھ سے انکار کرتا ہے۔ وہ اس سے بھی انکار کرتا ہے۔"
(ایضاً)

پھر فرمایا:۔
"جبکہ مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے۔ کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کرسکتے ہیں۔"
(توضیح مرام ص۱۳)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے بیسیوں مقامات پر ایسے فقرات تحریر فرمائے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موسوی اور مسیح محمدی آپس میں لبندت اتصال رکھتے ہیں۔ اور بغیر فرق ایک ذرہ کے وہ دونوں نام۔ کام۔ مقام۔ انعام۔ ماہیت حیثیت۔ خاصیت۔ شخصیت۔ خلق اور خُلق میں بکلی ایک ہیں۔ یا بالفاظ دیگر جیسا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے مسیح موسوی اور مسیح محمدی ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔ اب بالکل ظاہر ہے۔ کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی برحق ہیں۔ اور یقیناً نبی برحق ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نبی برحق قرار پانے چاہئیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہم السلام ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے اور ایک ہی درخت کے دو پھل اور ایک ہی لڑی کے دو ہم منصب علاتی بھائی ہیں۔ یہ امر تو بالکل ممکن ہے کہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑوں میں سے ایک بڑا ٹکڑا ہو اور ایک چھوٹا۔ یا ایک ہی درخت کے دو پھلوں میں سے ایک بڑا ہو اور دوسرا چھوٹا۔ یا ایک ہی منصب کے دو حاکموں میں سے ایک سینیئر ہو۔ اور دوسرا جونیئر۔ لیکن یہ بات عقلاً بالکل ممتنع ہے۔ کہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا سونا اور دوسرا ٹکڑا پیتل قرار پاسکے۔ یا ایک ہی درخت کے دو پھلوں میں سے ایک پھل سیب اور دوسرا مالٹا ہو۔ یا ایک ہی منصب کے دو شخصوں میں سے ایک شخص حاکم اعلےٰ ہو۔ اور دوسرا معمولی درجہ کا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا غیر نبی محدث ہونا عقلاً غیر ممکن اور بکلی محال امر ہے۔ جو کبھی صورت میں جائز نہیں ہوسکتا۔ اگر مسیح موسوی خدا تعالےٰ کا نبی برحق ہے تو مسیح محمدی بھی یقیناً خدا تعالےٰ کا نبی برحق ہے۔

کیونکہ دونوں مسیح ایک ہی جوہر کے مالک اور وارث ہونے کی وجہ سے شخصیتاً اور حیثیتاً اور ماہیتاً ایک ہیں۔

پس بغیر فرق ایک رائی کے ایک ہی وجہ اور ایک ہی چیز اور ایک ہی جوہر رکھنے میں شریک ہونے کے باوجود دو مسیحوں میں مسیح موسوی کو نبی قرار دینا اور مسیح محمدی کو غیر نبی قرار دینا غیر مبایعین کا ایک کھلا کھلا بے اصولاپن نہیں تو اور کیا ہے۔ آخر دونوں مسیحوں میں ایک ہی حیثیت اور جوہر کا اشتراک ہونے کے باوجود مسیح موسوی پر نبی ہونے کا اطلاق کیوں۔ اور مسیح محمدی پر غیر نبی محدث ہونے کا اطلاق کیوں۔ غیر مبایعین کی بے اصولاپنی کی کچھ تو حد ہونی چاہیئے اور غیر مبایعین کو اس قلب ماہیت کی کچھ تو وجہ پیش کرنی چاہیئے۔

ہانگ کانگ میں انجمن احمدیہ، دار التبلیغ اور احمدیہ لائبریری

چینی زبان میں تبلیغ احمدیت کا انتظام

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کی دعاؤں اور توجہ کا اثر ہے۔ کہ ہانگ کانگ میں انجمن احمدیہ۔ دار التبلیغ اور احمدیہ لائبریری باقاعدہ مستقل طور پر قائم ہو چکی ہے اور تھوڑے سے ہی عرصہ میں کافی شہرت پا چکی ہے۔ اور تبلیغ کا میدان خدا کے فضل سے وسیع تر ہو رہا ہے۔

گذشتہ عشرہ میں سینتیس ۳۷ دوست دار التبلیغ میں آئے۔ مختلف مضامین کے متعلق گفتگو ہوئی۔ ان کو اخبارات رسائل۔ کتب سلسلہ برائے مطالعہ دی گئیں۔

ستائیس ۲۷ اصحاب سے خود جا کر ملاقات کی۔ زبانی تبلیغ کے علاوہ بعض کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ اور نئے احباب کو دار التبلیغ کا پتہ وغیرہ بتایا گیا

عرصہ زیر رپورٹ میں دو خطبات پڑھے گئے۔ خطبات کے علاوہ دوسرے مختلف مواقع پر بھی تربیتی وعظ و نصیحت کی جاتی ہے۔ اور جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے تعلیم و تربیت میں ترقی کر رہی ہے۔ اور مقامی دار التبلیغ اور مرکز کے ساتھ اپنے ذاتی تعلقات کو مضبوط کر رہی ہے۔ نومبائعین میں سے مکرمی برادرم غلام احمد صاحب قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیری نوٹ مطالعہ فرماتے ہیں مسٹر ننگ ونگ اچیونگ۔ تھوڑے ہی عرصہ سے میرے زیر تربیت ہیں روزانہ ان کو دینی مسائل سے واقفیت بہم پہنچائی جاتی ہے۔ کوشش ہے کہ وہ جلد سے جلد اسلامی تعلیم حاصل کر لیں۔ اور اس علاقہ میں مقامی مبلغ کا کام سرانجام دیں۔ وباللہ التوفیق۔ مسٹر کنگ فونگ صاحب نے پوری نماز سیکھ لی ہے۔ اب قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ جماعت کے دوسرے دوست بھی لٹریچر کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور اپنے طور پر اپنے اپنے علاقہ میں تبلیغ کرتے ہیں۔ دو چینی زیر تبلیغ دوست قرآن مجید اور نماز کے اسباق لیتے ہیں۔ مالی لحاظ سے بھی جماعت کے دوست فرضی اور نفلی قربانی میں حصہ لے رہے ہیں۔ ہانگ کانگ کے مخلصین نے تحریک جدید سال سوم میں بہت خوشی اور جوش کے ساتھ حصہ لیا اور جوش اور اخلاص کے ساتھ اس کو پورا کیا۔

اس سے پہلے اسلامی اصول کی فلاسفی کا چینی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اب باقاعدہ مسلسل تبلیغی ٹریکٹ انگریزی اور چینی میں شائع کرنے کا کام شروع کیا گیا ہے۔ ایک تبلیغی ٹریکٹ انگریزی اور چینی میں انشاء اللہ اس ہفتہ کے آخر تک شائع ہو سکے گا۔ اسی طرح انشاء اللہ یکے بعد دیگرے ضرورت کے مطابق نئے نئے مضامین پر نئے نئے ٹریکٹ شائع ہوتے رہیں گے۔ چینی دوستوں میں تبلیغ کرنے والے دوست احمدیہ مشن ہانگ کانگ سے لٹریچر طلب فرمائیں ان کو تبلیغ میں انشاء اللہ بہت مدد ملے گی احمدیت کی شہرت اور تبلیغی مہمت کے ساتھ ساتھ مخالفت بھی پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن وہ صرف پنجابی ملا طبع اور جاہل متعصب لوگوں میں ہے باقی شرفاء اور معززین کا طبقہ ہم سے محبت رکھتا ہے۔ اور حقیقی اسلام کے خادموں کی قدر کرتا ہے۔ ہم ہانگ کانگ کے ایسے سب مہربان دوستوں کے لئے اپنے دلوں میں بہت عزت اور قدر رکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

خاکسار:۔ عبد الواحد

حضرت امیر المومنین کا ایک نہایت اہم اور ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس سے قبل نہایت صاف اور واضح الفاظ میں اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ :۔"اگر کسی احمدی کے متعلق یہ ثابت ہؤا کہ وہ فساد کرتا۔ اور اس میں شامل ہوتا ہے۔ تو اسے جماعت سے خارج کر دیا جائے گا"

نیز حضور نے فرمایا تھا۔ کہ :۔" دوستوں کو پھر ہدایت کر دینی چاہتا ہوں کہ وہ اپنے نفسوں کو پوری طرح قابو میں رکھیں اور انتہائی اشتعال کے وقت بھی اپنے جذبات کو دبائے رکھیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بعض ایسے راستے کھلے رکھے ہیں۔ کہ وہ قانون کے اندر رہتے ہوئے بھی اپنے حقوق کی حفاظت کر سکتے ہیں صرف زیادہ محنت اور زیادہ قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جو شخص زیادہ قربانی سے دریغ کر کے اپنے نفس سے مجبور ہو جاتا ہے۔ وہ سلسلہ کے لئے نیک نامی کا موجب نہیں ہو سکتا۔

غرض سب دوستوں کو آگاہ رہنا چاہیئے۔ کہ دو فساد سے بچتے رہیں۔ اور اگر دل میں غصہ پیدا ہو۔ تو استغفار کریں۔ دعا کریں۔ اور تبلیغ کے لئے ادہر ادہر چلے جائیں۔ اور خود کبھی کسی پر حملہ نہ کریں۔ خواہ وہ کتنا ہی اشتعال دلائے۔ اور اگر کوئی ان پر حملہ کرے۔ تو بھی ان کو پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ بغیر مجبوری کے دفاع بھی نہ کریں۔ بلکہ اس جگہ سے ہٹ جائیں۔ اور ظالم کو خود اس کے ظلم کا شکار ہونے دیں"

چونکہ ایسے اعلان کا بار بار کیا جانا ضروری ہے۔ اس لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ نیز اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ نظارت امور عامہ کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی شخص کی نسبت یہ امر ثابت ہو کہ اس نے کسی قانون شکنی کا ارادہ کیا ہے۔ خواہ اس کو عمل میں بھی نہ لایا ہو۔ اسے فوراً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور اس کا معاملہ پیش کئے بغیر جماعت سے خارج کر دیا جائے گا۔ اس لئے نظارت امور عامہ صاف الفاظ میں اعلان کرتی ہے۔ کہ ایسے معاملہ میں پوری سختی سے عمل کیا جائے گا۔

ناظر امور عامہ

جناب ماسٹر عبد الرحمن صاحب کو مبارک باد

۱۴ جنوری کو مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ و طلباء کا ایک غیر معمولی جلسہ ہؤا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

ع۱ :۔ جملہ اساتذہ اور طلبائے مدرسہ احمدیہ کا یہ جلسہ ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے نومسلم ٹیچر مدرسہ ہذا کو اس عزم و ثبات اور حقیقی مسرت اور بشاشت مومنانہ کے اظہار پر جو کہ انہوں نے ایسے وقت جب کہ ایک تبلیغی ٹریکٹ "بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا دین و دہرم"۔ شائع کرنے کی بناء پر مجسٹریٹ علاقہ کے اس حکم کے سنانے پر دکھلایا۔ جس کو صاحب موصوف نے اپنے پورے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے سنایا۔ اور جب انہیں ہتھکڑی لگائی گئی۔ تو انہوں نے اس کو شادمانی کے ساتھ بوسہ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ مجھے اس صداقت کے ظاہر کرنے پر جو سزا بھی دی جانے اس کو بخوشی برداشت کروں گا۔ نہایت محبت اور تپاک کے ساتھ ان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

ع۲ :۔ اس ریزولیوشن کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جناب ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے اور اخبارات سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھجوائی جائیں۔

(منجانب جملہ اساتذہ و طلبہ)

حکیم سردار خان صاحب مرحوم

مرحوم موضع چاہ چوگی ضلع شاہ پور کے رہنے والے تھے۔ اور قوم بلوچ سے تھے۔ آپ کے والد جن کا نام اللہ یار خان تھا۔ نہایت قابل اور مشہور حکیم گزرے ہیں۔ مرحوم بھی اپنے والد کی طرح علم کے بہت شائق تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کا بہت سا حصہ ارد گرد کی مشہور درسگاہوں میں حاصل کیا۔ اور پھر حصول علم کی خاطر لاہور پیدل چل کر پہنچے۔ اور کچھ عرصہ یہاں تعلیم پاتے رہے۔ لاہور سے واپسی پر آپ نے اپنے والد مرحوم سے علم حکمت پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس قدر دسترس حاصل کر لی۔ کہ علم حکمت کی فارسی کتب کا پنجابی اشعار میں ترجمہ کرنے لگے۔ اور والد مرحوم کی زندگی ہی میں ایک لائق حکیم کی شہرت حاصل کر لی۔

جب آپ کے والد مرحوم فوت ہو گئے تو مریض بدستور سابق دور دور سے آپ کے پاس آتے رہے۔

آپ کا قبولِ احمدیت بھی بالکل حضرت مسیح موعود (فداہ روحی وجسمی) علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کے

"صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار"

کے مطابق ہے۔ وہ یوں کہ ایک احمدی بزرگ نے کتاب فتح دین جس میں احمدیت کے غیروں سے چند ایک بڑے اختلافات کا ذکر ہے۔ اور پنجابی اشعار پر مشتمل ہے مطالعہ کے لئے دی۔ آپ نے ابھی اُسے ختم بھی نہ کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بیعت کا خط روانہ کر دیا۔ اور کچھ دنوں کے بعد اپنے چند ایک اور رشتہ داروں کو بھی سمجھا کر ان کی بیعت کا خط حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیج دیا۔

آپ کا حضرت مسیح موعود (فداہ ابی وامی) علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا تھا۔ کہ علاقہ میں مخالفت کی آگ لگ گئی۔ علاقہ کے پیروں اور ملاؤں نے عوام الناس کو آپ کے خلاف سخت بھڑکا کر بائیکاٹ پر آمادہ کیا۔ اور ارد گرد کے امراء کو بھی سخت برانگیختہ کیا۔ یہ سب کچھ ہوا اور مخالفوں کی ایذا رسانی میں بھی کمی نہ ہوئی۔ گاہے بگاہے کوئی نہ کوئی نقصان مخالفوں کی طرف سے کیا جاتا رہا۔ مگر آپ نے ان تمام تکالیف اور نقصانات کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی۔ بلکہ روز بروز ایقان و عرفان میں بڑھتے چلے گئے۔

چونکہ مخالفت ایک مسلسل رنگ اختیار کر گئی تھی۔ اس لئے آپ بھی ہمیشہ مخالفین کو سمجھانے اور وعظ و نصیحت کرنے میں مشغول رہتے۔ حتیٰ کہ اچانک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کی خبر آپ کو پہنچی۔ آپ بہت غمگین ہوئے۔ اس کے بعد آپ فوراً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دستی بیعت کی۔ اپنے ساتھ چھوٹے بچے کو تعلیم کے لئے لائے جس کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے گھر چھوڑا۔ اور واپسی پر اپنے ساتھ سلسلہ کی عام کتب کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی بہت سی کتب لے گئے۔ اور اخبار "الحکم" و "البدر" بھی اپنے نام جاری کر گئے۔

گھر پہنچنے پر وہ تمام کتب اور رسالہ جات مخالفین میں تقسیم کئے۔ اور بعد میں بھی مذہبی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تقریباً تمام اخبارات منگوا کر مخالفین کو مفت دیتے اور سناتے رہتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں ہی آپ کی بیوی بیمار ہو گئی۔ اسے آپ قادیان لائے۔ کہا کرتے تھے کہ جب مریضہ بالکل لاعلاج ہو گئی۔ حتیٰ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے بھی فرمایا کہ اب یہ نہیں بچ سکتی۔ تو کہیں سے مریضہ کو بھی اس بات کا علم ہو گیا۔ اس نے کچھ عجیب رنگ میں سلسلہ سے محبت ظاہر کی۔ اور کچھ ایسے محبت بھرے کلمات کہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول سن کر فرمانے لگے کہ اب میں دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے دعا کی۔ آپ نے دعا کے بعد چند گولیاں اسے کھانے کو دیں اور مریضہ کچھ دنوں کے بعد بالکل تندرست ہو گئی۔ اور بعد میں بہت دیر تک زندہ رہی۔ آپ اکثر دفعہ اس واقعہ کو مخالفین کے سامنے پیش کر کے کہا کرتے تھے۔ کہ کیا وہ شخص بھی (نعوذ باللہ) جھوٹا ہو سکتا ہے۔ جس کا متبع احیاءِ موتیٰ کا معجزہ دکھا سکتا ہے۔

آپ یہ بھی اکثر بتایا کرتے تھے۔ کہ جب میں قادیان میں دوسری بار گیا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے یہ معلوم کر کے کہ میں حکیم اللہ یار خان بلوچ کا بیٹا ہوں۔ مجھے از راہِ محبت حکمت کی چند کتب بطور تحفہ دیں۔

چونکہ آپ ایک خوش خلق اور مہربان انسان تھے لہذا باوجود سخت مخالفت کے کئی طلباء نے آپ سے علم حکمت پڑھا اور اب وہ کافی شہرت رکھنے والے حکیم ہیں۔ آپ کی خوش خلقی اور لوگوں پر مہربان ہونے کا اس سے پتہ چل سکتا ہے۔ کہ آپ کی وفات پر احمدی دوستوں کے بعد غیر احمدیوں نے آپ کا الگ جنازہ پڑھا۔ کہ آپ ہمارے بھی محسن اور بزرگ اور قابلِ عزت ہستی تھے

آپ اپنی وفات سے قبل قریباً تمام قریبی رشتہ داروں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منسلک کر گئے۔ آپ نوّے سال سے زائد عمر پا کر ۲۵ رمضان کو اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہِ لطف نماز جمعہ کے بعد آپ کا جنازہ غائب پڑھایا۔

خاکسار محمود احمد بدر شاہ پوری

وصیتیں

نمبر ۹۳۴:۔ منکہ عزیزہ بیگم زوجہ ڈاکٹر لعل دین صاحب قوم مغل برلاس عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال مغل پورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیور طلائی اندازاً تیرہ تولہ قیمتی چار صد روپیہ مہر جو بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ مبلغ سات صد روپیہ کل میزان ۱۱۰۰/- روپیہ میں اپنی کل جائداد کے آٹھویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ عزیزہ بیگم بقلم خود
گواہ شد:۔ ڈاکٹر لعل دین بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ نواب دین سکرٹری مال لاہور

نمبر ۹۳۴:۔ منکہ عبد اللطیف بی۔ اے ولد چوہدری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بہادر پور ڈاک خانہ میانی افغاناں ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ پندرہ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی۔

العبد:۔ عبد اللطیف بی اے کارکن دفتر بیت المال قادیان بقلم خود
گواہ شد:۔ چوہدری عبد الرحمٰن بی اے کارکن دفتر بیت المال بقلم خود
گواہ شد:۔ فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان بقلم خود

نمبر ۹۳۵:۔ منکہ عبد الحمید ولد حاجی محمد یوسف صاحب مرحوم قوم شیخ عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۳ء ساکن ڈیرہ دون یو۔ پی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳ ۲۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱)۔ ایک مکان سکنی واقعہ محلہ دہاماں والا جس کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ اس کی قیمت کا اندازہ دو ہزار روپیہ ہے شرقی مکان محمد یوسف غربی بھگوت سہائے ذیل۔ جنوبی سڑک سرکاری شمالی عبد العزیز حجام اس مکان کے نصف حصہ کا میں واحد مالک و قابض ہوں۔ اور دوسرے نصف حصہ کا مالک میرا بھائی عبد الرشید احمدی ہے۔ میرے حصہ کی قیمت کا اندازہ ایک ہزار روپیہ نقد ہے۔

(۲) ایک دوکان واقع محلہ دہاماں والا جس میں گوشت کی دکان ہے اور جس کا حدود اربعہ حسب ذیل ہے۔ شرقی بابو محمد حسین مظلوم غربی اسمٰعیل خاں کباڑی۔ جنوبی راستہ گلی۔ شمالی سڑک سرکاری۔ اس کی قیمت کا اندازہ مبلغ چھ ہزار روپیہ ہے اس کے ۱/۹ حصہ کا مالک شیخ مشتاق احمد ولد حاجی رحیم بخش ہے اور باقی کے ۱/۳ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اور دوسرے دو حصوں کے مالک میرے بھائی شیخ عبد اللطیف غیر احمدی و شیخ عبد الرشید احمدی ہیں اس میں میرے حصہ کی قیمت کا اندازہ اٹھارہ سو روپیہ بنتا ہے۔ میں اس وصیت کے ذریعہ اپنی مندرجہ بالا دو جائدادوں میں اپنے حصہ کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان کو قرار دیتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس حصہ کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد نہ کر سکا یا اس کی قیمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا نہ کر سکوں۔ تو میرے مرنے کے بعد انجمن مذکور کو حق حاصل ہوگا کہ وہ ہر مناسب طریق سے میرے حصہ جائداد پر قبضہ حاصل کر لے یا اس کی قیمت وصول کرے۔ میرے ورثاء کو اس میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اس طرح میری ماہوار آمد جو اس جائداد سے ہے مبلغ عہ/ بصورت کرایہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میں یہ رقم انشاء اللہ ماہانہ صدر انجمن مذکور کو براہ راست یا معرفت انجمن احمدیہ ڈیرہ دون ادا کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ عبد الحمید احمدی محلہ دہاماں والا
گواہ شد:۔ محمد یعقوب احمدی نجیب آبادی
گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد عبد اللہ محلہ دار الفضل قادیان

نمبر ۹۳۶:۔ منکہ مرزا منصور احمد ولد حضرت مرزا شریف احمد صاحب قوم مغل پیشہ زمیندار عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے حصہ داران کا اجلاس عام

مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۳۶ء بروز اتوار بعد نماز ظہر کمپنی کے دفتر میں منعقد ہوگا۔ جس میں کمپنی کے حسابات برائے سال مختتمہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء پیش ہونگے۔ اور دو ریٹائر شدہ ڈائرکٹران کی جگہ نئے ڈائرکٹران کا انتخاب ہوگا۔ مقامی حصہ داران کی خدمت میں خصوصاً شمولیت کے لئے درخواست ہے۔

اگر کوئی دوست کوئی خاص سوال میٹنگ میں دریافت کرنا چاہیں۔ تو ایسے سوالات ۲۸ ماہ حال سے قبل دفتر میں بھیج دیئے جائیں۔ تاکہ ان کے جوابات میٹنگ میں طیار رکھے جائیں۔

فیض قادر جنرل مینجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس خان بہادر شیخ عنایت اللہ خان آنریری سب جج بہادر سیالکوٹ

۸۳

بھگوان داس ولد دولت رام کھتری سکنہ سیالکوٹ مدعی

بنام ہنس راج۔ بشن داس۔ سرداری لعل پسران لالہ لچھمن داس مہاجن سکنہ حال چک ۱۵ تحصیل میلسی ضلع ملتان

۳۹۴/۱۰/-

اشتہار بنام ہنس راج وغیرہ مدعا علیہم مذکورہ بالا

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم مذکورہ بالا کی تعمیل بذریعہ سمن ہونی مشکل ہے۔ لہذا مدعا علیہم کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کر کے مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم بتاریخ ۲۲/۱/۳۶ کو حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ اصالتاً و وکالتاً یا مختارتاً نہ کرینگے تو ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاویگی

آج بتاریخ ۱۰/۱/۳۶ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا (دستخط حاکم
و مہر عدالت)

آج بتاریخ ۳ جنوری ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ یا منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ فی الحال مجھے اور کوئی آمد نہیں ہے۔ میں اس آمد کے ١/١٠ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اور اگر کسی قسم کی آمد آئندہ ہوگی یا کوئی جائیداد میرے قبضہ میں آئے گی۔ یا میری وفات پر کوئی جائیداد میری متصور ہوگی۔ تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میں اپنی موجودہ آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ مرزا منصور احمد قادیان
گواہ شد:۔ محمد نذیر خاں
گواہ شد:۔ محمد کرامت اللہ

۴۹۳۷ منکہ محمد کرامت اللہ ولد بابو اکبر علی صاحب قوم راٹھور پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ جنوری ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ یا منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میں کانز ریڈیو دکان میں کام کرتا ہوں۔ اور مجھے مبلغ ۱۰۵ روپے ماہوار الاؤنس ملتا ہے۔ میں اس کے ١/١٠ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میں کانز ریڈیو کے نفع و نقصان میں ١/٤ حصہ کا حقدار ہوں۔ اس منافع کی تقسیم ہونے پر یہ میرے حصہ کے منافع کے ١/١٠ حصہ پر بھی حاوی ہوگی۔ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد میری مملوکہ ثابت ہو تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میں اپنی موجودہ آمد کا ١/١٠ حصہ ماہ بماہ خزانہ ...

تقسیم جائیداد کے متعلق اعلان

آج میں حسب ارشاد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے والد بزرگوار رسالدار خداداد خان صاحب رضی اللہ عنہ کی جائیداد کو بمطابق شریعت مندرجہ ذیل تقسیم کرتا ہوں۔ کل اراضی (سڑکیں وغیرہ نکال کر) ۳۳ کنال ۹ مرلہ خسرہ ١٥٠٩/١ و ١٥٧٩/١ و ٣٢٨٧/١٥٨٠ و ١٥٧٦/١ اور ٢٤٤٢/١٥٧٧ ہے اور دو مکانات واقعہ محلہ دارالفضل

۱۔ تقسیم اراضی = والدہ محترمہ کرم بی بی صاحبہ - ۶-۱۴ چھ کنال چودہ مرلہ
عطاء اللہ خاں بی-اے - ۱۰-۱۴ دس کنال چودہ مرلہ
برادرم سیف اللہ خان اوورسیر - ۱۰-۱۴ دس کنال چودہ مرلہ
ہمشیرہ زینب بیگم زہرہ ۵-۷ پانچ کنال سات مرلہ
میزان ۳۳-۹ تینتیس کنال نو مرلہ

۲۔ تقسیم مکانات = عطاء اللہ خان بی-اے - ایک مکان نمبر ١٩/١
عزیزم سیف اللہ خان اوورسیر۔ مکان نمبر ١٤/١ ١٦,١٥,١٤ و بیٹھک متصل ١٤/١

مکانات کی تقسیم صرف دونوں بھائیوں میں کی گئی ہے۔ کیونکہ ان کی قیمت کے برابر قرض ہے۔ جو دونوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ باقی کوئی شریک قرض نہیں ہے۔

ہم تینوں بہن بھائیوں اور والدہ محترمہ کے سوائے اس جائیداد میں کوئی حقدار نہیں ہے۔ اور ہر ایک کو اپنے حصہ میں تغیر و تبدل اور فروخت وغیرہ کا کلی اختیار رہے۔ فقط

دستخط عطاء اللہ خان۔ سیف اللہ خان۔ زینب بیگم زہرہ کرم بی بی
گواہ شد دستخط مرزا عبدالرؤف مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۳۷ء

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

بمبئی ۱۵ جنوری۔ بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حکومت کی طرف سے ایک بل پیش کیا جائے گا۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ایک سال کے لئے قرضہ جات کی ادائیگی ملتوی کر دی جائے۔ علاوہ ازیں ایک ساہوکارہ بل بھی پیش کیا جائے گا۔ جس کی رو سے ساہوکاروں کو لائسنس لینا پڑے گا۔

پشاور ۱۵ جنوری۔ حکومت سرحد ان نمبرداروں کو جو گذشتہ سول نافرمانی کے دوران میں موقوف کر دیئے گئے تھے۔ بحال کرنے کی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ نیز اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کا مقصد نمبرداروں کو نامزد کرنے کی بجائے انتخاب کے ذریعہ ان کا تقرر عمل میں لانا ہے۔

ہانگو ۱۵ جنوری۔ ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ یکم جنوری کو دریائے ینگسی میں چار جاپانی جہاز غرق کئے گئے اسی روز جاپانی فوجی ٹرین وو ہو کے مقام پر ڈائنامیٹ سے اڑا دی گئی۔

راولپنڈی ۱۵ جنوری۔ کل راولپنڈی میں زبردست بارش ہوئی اور اس کے ساتھ اولے بھی پڑے۔ بارش اور اولوں کی شدت کے بعد آج برف بھی پڑی۔ کوہ مری کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ شب وہاں بھی زبردست برفباری ہوئی۔

میرٹھ ۱۵ جنوری۔ کل میرٹھ میں نصف گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک مسلسل ژالہ باری ہوتی رہی۔ بعض اولے ٹینس کے گیند کے برابر تھے۔ فصلوں جانوروں اور درختوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ لوگوں کا بیان ہے۔ کہ انہوں نے عمر بھر میں اتنی ژالہ باری نہیں دیکھی۔

کلکتہ ۱۵ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنر بنگال کے زیر صدارت چار دن اجلاس منعقد کرنے کے بعد وزرائے بنگال نے آج بجٹ سے متعلق بحث ختم کر لی۔ صوبہ کی صنعتی اور اقتصادی ترقی کی سکیمیں سال نو کے بجٹ میں امتیازی حیثیت رکھتی ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ بجٹ میں ایک کروڑ روپیہ کی بچت ہوگی۔

لاہور ۱۵ جنوری۔ کل پنجاب اسمبلی میں حزب مخالف کی طرف سے التوا کی آٹھ تحریکیں پیش کرنے کے نوٹس دیئے گئے۔ لیکن سپیکر نے تمام تحریکیں مسترد کر دیں۔ اور کہا۔ کہ وہ ان تحریکوں کے متعلق اپنا رولنگ بعد میں دیں گے۔

بمبئی ۱۵ جنوری۔ مسٹر محمد علی جناح سے بہار کی جمعیتہ العلماء کے سکرٹری کی طرف سے بذریعہ تار یہ درخواست کی گئی۔ کہ کانگریس کے ساتھ گفتگوئے مصالحت کے آغاز سے قبل مولوی احمد سعید کی تجویز کے مطابق شرائط صلح طے کرنے کے لئے ایک آل مسلم کنونشن منعقد کی جائے مسٹر جناح نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ کانگرس کے ساتھ گفتگوئے صلح کے آغاز سے پہلے ایک آل مسلم کنونشن منعقد کرنے کی تجویز قبل از وقت غیر معقول ہے اور میں ایسی تجویز کے سخت خلاف ہوں۔

ٹوکیو ۱۵ جنوری۔ جرمن سفیر متعین ٹوکیو نے مسٹر ہروٹا سے ملاقات کی گفت و شنید کے بعد وزیر خارجہ جاپان نے کابینہ کے ایک خاص اجلاس میں شرکت کی۔ جس میں اس حکمت عملی پر بحث کی گئی۔ جو جاپان چین میں اختیار کرنا چاہتا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کابینہ نے آئندہ پالیسی کے متعلق مسودہ تجاویز مرتب کر لیا ہے۔

ٹوکیو ۱۵ جنوری۔ شنگھائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک جاپانی فوجی ترجمان پر ایک چینی نے گولی چلا دی جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ حملہ آور بھاگ کر فرانسیسی علاقہ میں چھپ گیا۔ جاپانی حکام نے فرانسیسی حکام سے درخواست کی ہے کہ حملہ آور کو گرفتار کرا دیں۔

کوئٹہ ۱۵ جنوری۔ چمن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک پٹھان پولیس کے دفتر میں آ گھسا۔ دو کانسٹیبلوں نے اس پر چند ایک سوالات کئے اس اثنا میں ایک ہیڈ کانسٹیبل بھی دفتر میں آ پہنچا اور اس نے سوالات کا سلسلہ شروع کر دیا پٹھان نے اٹھ کر پستول سے فائر شروع کر دیئے جس سے ایک ہیڈ کانسٹیبل مجروح ہو گیا۔ حملہ آور کو اسی وقت مغلوب کر لیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آور کسی دماغی مرض میں مبتلا تھا۔

لاہور ۱۵ جنوری۔ کل پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں حزب مخالف کی طرف سے سوال کیا گیا۔ کہ جب سے موجودہ حکومت برسر اقتدار آئی ہے۔ اس وقت سے کتنے فرقہ وار فسادات کن کن مقامات پر رونما ہوئے۔ وزیر اعظم کی طرف سے احمد یار خان دولتانہ نے جواب میں بہت سے مقامات کا نام لیا۔ انہی سوالات کے سلسلہ میں سپیکر نے تمام ممبروں سے درخواست کی۔ کہ وہ ایسے سوال نہ کریں۔ جن میں فرقہ وار مسائل کے سلسلہ میں وزراء یا ان کے پارلیمنٹری سکرٹریوں یا کسی اور پر کسی قسم کا حملہ کیا جائے۔

احمد آباد ۱۵ جنوری۔ مسٹر کے ایف۔ نریمان نے کسانوں کی ایک کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرسی گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ وہ لگان ایکٹ کو منسوخ کر کے ان وعدوں کا ایفا کرے۔ جو کانگرسی لیڈروں نے انتخاب کے وقت عوام الناس سے کئے تھے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا اب بھی لوگ کہہ رہے ہیں۔ کہ کانگرس سرمایہ داروں کی جماعت ہے۔ اگر کانگرس نے کسانوں کے جائز مطالبات منظور نہ کئے تو اس متذکرۃ الصدر الزام کی تصدیق ہو جائیگی

لنڈن ۱۵ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ جنگ کی صورت میں کیپ ٹاؤن سے مشرق بعید تک بحری راستہ کو محفوظ کرنے کے لئے مزید بحری اقدامات عمل میں لائے جا رہے ہیں۔ نئے انتظامات میں یہ چیز بھی شامل ہے۔ کہ بندرگاہوں پر کوئلہ کے کافی ذخائر جمع رکھے جائیں سیر دست دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ فری ٹاؤن میں ساحل کی حفاظت کے لئے ایک باقاعدہ دستہ مقرر کیا جائے۔

کٹک ۱۵ جنوری۔ اڑیسہ کے لئے علیحدہ یونیورسٹی بنانے کی تجویز ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے اڑیسہ کی ریاستوں کے نام امداد کے لئے اپیل شائع کی جائے گی۔

نئی دہلی ۱۵ جنوری۔ امپیریل ایرویز کے طیارہ کو جسے ڈاک لے کر آج دہلی پہنچنا تھا۔ معمولی حادثہ پیش آیا۔ بادل اور دھند کی وجہ سے طیارہ کو ضلع رہتک میں اترنا پڑا۔ جس سے اسے کچھ نقصان پہنچا۔ لیکن کسی مسافر کو چوٹ نہیں آئی۔

جبوتی ۱۵ جنوری۔ حکومت مصر اور حبشہ کی اطالوی حکومت کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ حکومت مصر نے حبشہ پر اطالوی تسلط تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اپنا سفارتخانہ ادیس ابابا سے جبوتی منتقل کر دیا ہے۔ فرانس نے بھی اپنا سفارت خانہ ادیس ابابا سے جبوتی منتقل کر دیا ہے۔

حیفا ۱۴ جنوری۔ ناصرہ اور صفا کے درمیانی دیہات میں عربوں کے ایک گروہ نے دو سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔ شرق الاردن کی حدود پر متعین فوج ان کی تلاش کر رہی ہے۔ بہت سی گرفتاریاں عمل میں لائی جا چکی ہیں دیہات کی ناکہ بندی کی جا رہی ہے۔

لزبن ۱۵ جنوری۔ اشتراکیوں کے ہیڈ کوارٹرز میں زبردست لڑائی کے بعد کئی اشتراکی حراست میں لے لئے گئے ہیں۔ وہاں سے ایک پریس بھی برآمد کیا گیا ہے۔ جس میں افواج کو بغاوت پر آمادہ کرنے کے لئے اشتہارات چھاپے جاتے تھے۔ اشتراکیوں نے عمارت کے بالائی حصہ کو آگ لگا دی پولیس نے مزاحمت کی۔ ایک عرصہ تک دونوں طرف سے گولیاں چلتی رہیں تھوڑی دیر بعد اشتراکیوں نے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا۔

بمبئی ۱۵ جنوری۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے یہودیوں کا ایک وفد عنقریب ہندوستان آ رہا ہے۔ تاکہ فلسطین کے یہودیوں کی طرف سے استغاثہ ہندوستان میں پیش کریں۔